موسم گرما کی تعطیلات اور
چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس

مولانا محمد اشرف ہارون
استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن

کسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کے بچے اور نوجوان ہوتے ہیں، اس لئے کہ یہی آگے چل کر مستقبل کے معمار بنیں گے، چنانچہ اسی اہمیت کے پیشِ نظر اسلام نے والدین کے اوپر خصوصاً ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بچپن ہی سے اس ڈھنگ سے کریں کہ ان کے رگ وریشہ میں دین اسلام کی روح اور اسلامی جذبات وکیفیات سرایت کر جائیں۔

یاد رکھئے! بچپن اور ابتداءِ جوانی یہ انسانی زندگی کے انتہائی تربیتی ادوار ہیں، اگر ان میں خدانخواستہ صحیح دینی واخلاقی تربیت نہ ہو تو پھر مستقبل میں نہ صرف یہ کہ اس غلطی کا تدارک بے حد مشکل ہوجاتا ہے، بلکہ ساتھ ساتھ اس کے انتہائی بھیانک نتائج واثرات بھی معاشرے پر مرتب ہوتے نظر آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ خود قرآن کریم اور احادیثِ مقدسہ میں بچوں کو بنیادی ضروری عقائد، احکام ومسائل کی تعلیم دینے اور ان کے مطابق عمل کرانے کی محنت وجدوجہد کرنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، بلکہ بطورِ نمونہ بعض انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اولاد کے بارے میں دینی فکر کے واقعات کو بھی صراحۃً بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً وَّقُوْدُھَاالنَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ''۔ (التحریم:۶)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن (سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں''۔

ایک روایت میں ہے کہ:

''جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکام الٰہیہ کی پابندی کریں، مگر اہل وعیال کو ہم کس

طرح جہنم سے بچائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا طریقہ یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے، اُن کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے ان کے کرنے کا اہل وعیال کو بھی حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا''۔ (روح المعانی)

حضرات فقہاء کرامؒ نے فرمایا کہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ (مأخوذ از معارف القرآن، ج:۷، ص:۵۰۲تا۵۰۳)

ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

''وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ''۔ (مریم:۵۵)

ترجمہ: ''اور وہ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے رہتے تھے''۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

''إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي''۔ (البقرۃ:۱۳۳)

ترجمہ: ''اور جس وقت یعقوب (علیہ السلام) کا آخری وقت آیا اور جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے (تجدید معاہدے کے لئے) پوچھا کہ تم لوگ میرے بعد (مرنے کے) بعد کس کی پرستش کروگے؟''۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے:

''عن عبداللّٰه قال: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: کلکم راعٍ وکلکم مسؤل عن رعیّته''۔ (بخاری، ج:۲، ص:۷۷۹)

ترجمہ: ''یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص راعی (ذمہ دار، نگہبان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا''۔

مندرجہ بالا آیات اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اولاد کی دینی واخلاقی تربیت کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ بچے یا نوجوان اگر تربیت سے عاری ہوں گے تو بلاشبہ وہ فسق وفجور، الحاد وگمراہی میں پروان چڑھیں گے اور نفس امارہ کی خواہشات اور شیطانی وساوس کے پیچھے چلیں گے، جس کی وجہ سے دنیا وآخرت کے خسارے میں مبتلا ہوجائیں گے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

آپ بخوبی واقف ہیں کہ موسم گرما کی تعطیلات کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے، یہ تعطیلات جس طرح بچوں کی دینی واخلاقی ترقیوں کا ذریعہ بھی بن سکتی ہیں، اسی طرح غلط نہج اور

برے رخ پر لے جانے کا سبب بھی ہوسکتی ہیں، چنانچہ اگر موسم گرما کی ان طویل تعطیلات میں بچوں اور نوجوانوں کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیا گیا تو قوی خطرہ ہے کہ یہ اپنے قیمتی اوقات کو روڈوں، انٹرنیٹ کیفوں یا برے دوستوں کی صحبت میں گزار کر دینی، اخلاقی اور عملی اعتبار سے انتہائی پستی کی طرف چلے جائیں گے، اس لئے ان تعطیلات میں والدین کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ ان کی کڑی نگرانی کریں اور ان کے اوقات کو غلط کاموں اور فضولیات میں ضائع ہونے سے بچائیں، بلکہ بہتر یہی ہے کہ ان کے لئے کسی عمدہ دینی مشغلہ کا انتخاب کریں۔

نیز ان تعطیلات میں امت کے علماء، مبلغین اور خصوصاً ائمہ مساجد کی زمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے، کیونکہ بلاشبہ محلّہ کے بچے ان ائمہ کی رعیت میں داخل ہیں اور وہ ان کے بارے میں عنداللہ مسؤل ہیں، اسی ضرورت کے پیشِ نظر گرمیوں کی تعطیلات میں اسکول وکالج کے طلباً کے لئے تربیتی سلسلہ قائم کرنے کے لئے کچھ عرصہ قبل ہماری جامعہ (جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن) کے اساتذۂ کرام نے کافی غور وخوض اور انتہائی جدوجہد کے بعد ایک چالیس روزہ دینی واخلاقی تربیتی کورس ''تعلیم وتربیت'' کے نام سے مرتب کیا ہے جو الحمدللہ گزشتہ چند برسوں سے کراچی کے علاوہ ملک کے کئی شہروں کی مساجد میں باقاعدہ اہتمام سے پڑھایا جارہا ہے اور اس کی بدولت بچوں اور نوجوانوں میں غیر معمولی اور بے مثال تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، اس لئے کہ اس کورس میں مسلمان کی بنیادی نظریاتی وعملی ضرورتوں کو سامنے رکھا گیا ہے اور اندازِ بیان عام فہم اور رواں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اسی طرح منتخب مضامین کے انتخاب کی مرکزی سوچ بھی رکھی گئی ہے کہ ایک مسلمان بچہ قرآن وسنت اور احکامِ شریعت سے بنیادی ضروری مناسبت کا حامل بن سکے، مثلاً منتخب قرآنی آیات مع ترجمہ وتفسیر، اور پھر ان کے تحت مختصراً اسلامی آداب وشرعی احکام، منتخب احادیثِ مقدسہ مع ترجمہ وتفسیر، اسلام کے بنیادی ارکان، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا تعارف اور ان کے بنیادی احکام ومسائل، سیرت نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات) اور عربی زبان کا شوق پیدا کرنے کے لئے عربی جملے انگریزی ترجمہ کے ساتھ اور دیگر تربیت واصلاحی مضامین وغیرہ۔

الغرض یہ کورس جس طرح بنیادی عقائد واحکام سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے، اسی طرح والدین کی طرف سے بچوں اور نوجوانوں کے لئے موسم گرما کی تعطیلات کو قیمتی بنانے کا بہترین سبب بھی ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے اساتذۂ کرام کی طرف سے اس کورس کا آغاز درحقیقت ایک ''دعوتِ فکر'' ہے اور قوم کے نوجوانوں اور بچوں کی دینی واخلاقی تربیت کے لئے مثالی زینہ بھی ہے اور اس کا مقصد صرف اور صرف اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کو مسجد کا دینی ماحول فراہم کرنا ہے اور ان طلبہ کی اسلامی تعلیمات سے ایک گونہ وابستگی پیدا کرنا ہے۔

ہمارے اساتذہ کرام اس عظیم دینی خیر خواہی کے جذبہ کے تحت علماء کرام، ائمہ مساجد اور خصوصاً سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس فکر سامی اور کارِ خیر کو آگے بڑھانے میں اور اپنے بچوں کے

مستقبل کو دینی رُخ دینے میں بھرپور کوشش کریں گے، ان شاء اللہ! اس سے بچے نیک سیرت، باکردار اور شریف وخلیق بن کر آپ کے لئے صدقۂ جاریہ ہوں گے۔

· جو حضرات جامعہ کے اساتذہ کا مرتب کردہ کورس پڑھانا چاہیں وہ یہ ''کورس'' جامعہ کے شعبہ ''مجلس دعوت وتحقیقِ اسلامی علامہ بنوری ٹاؤن کراچی'' سے رجوع کرسکتے ہیں۔

ضروری اعلان

بابت داخلہ شعبۂ طالبات

وفاق المدارس والجامعات الاسلامیہ پاکستان کے حالیہ فیصلے کے مطابق درس نظامی پڑھنے والی طالبات کے لیے نصاب اور دورانیہ، سابقہ ترتیب سے تبدیل ہوکر ۶/ سالہ ہوچکا ہے، جس کا باضابطہ اطلاق نئے تعلیمی سال شوال ۱۴۳۳ھ سے ہوگا۔

طالبات کے لیے مجوزہ نصاب، ۶/ سالہ دورانیہ اور طالبات کے معروضی احوال پر جامعہ کی مجلس شوریٰ نے بنظر غائر غور وفکر کیا اور مجلس شوریٰ میں یہ طے قرار پایا ہے کہ طالبات کے لیے مجوزہ نصاب اور ۶/ سالہ دورانیہ کو اپنے ہاں نافذ العمل بنانے میں ہمیں کئی پہلوؤں سے دشواریاں اور پیچیدگیاں محسوس ہورہی ہیں، اس لیے ہم وفاق المدارس کے مجوزہ نصاب اور ۶/ سالہ دورانیہ کے ساتھ اپنے ادارے میں شعبہ بنات کا تعلیمی سلسلہ قائم رکھنے سے قاصر ہیں۔

لہٰذا شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ سے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ بنات میں نئے داخلوں کے لیے صرف وہی طالبات رجوع کریں جو سابقہ ۴/ سالہ نصاب، غیر وفاقی رہ کر پڑھنا چاہتی ہوں،

واضح رہے کہ نئے تعلیمی سال شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ، مرحلہ ثانویہ عامہ میں نئی آنے والی طالبات کو وفاق المدارس کی مجوزہ ترتیب کے مطابق امتحان دلانے سے ہم قاصر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

از

دفتر تعلیمات

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی